اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

سچا نور تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۲ — مطبوعہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک — عہ؎

" سالانہ معہ محصول ڈاک کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر — عہ؎

" ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے نام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جاویگی۔

ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجاویگی ॥

ایڈیٹوریل

ہمارے گذشتہ پرچہ نمبر ۴۱ میں ایک مضمون بصیغہ ایڈیٹوریل بعنوان دین عیسوی کا معجزانہ ثبوت شایع ہو چکا ہے۔ چونکہ مضمون بڑا زمانہ حال میں زیادہ بحث اور غور طلب ہے اور دنیائے مسیحی جسکے ثبوت میں اور مخالفین تردید میں سلف سے خلف تک ساعی و سرگرم رہے اور رہینگے ہم چندے اس مضمون کے سلسلہ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں یہہ بات ظاہر ہے کہ معجزات معمولی امر نہیں ہو سکتے ہیں اگر وے ایسے ہوتے تو حقیقت میں انکا وقوع ہونا موقوف نہ ہوتا لیکن اس صورت میں انکی طاقت شہادت کم ہو جاتی ور وے انسانی فعل اور اخلاقی تربیت کے ساتھ بکثرت مداخلت کرنے کا اور ابتری کا باعث ٹھہرتے او خدا ابتدائی و دوامی معجزات کے سبب نہ صرف قوانین نیچر پہ خلل ڈالتا کہ جنکو اسنے انسان کی ہدایت کے لئے مقرر کیا ہے بلکہ ان قوانین کی علمی واقفیت کو اور انکے اور ایک مطمئن اعتقاد کو بھی قریب ناممکن کے کر دیتا پس زمانہ حال میں اکثر لوگوں کا یہہ اعتراض کرنا کہ اگر معجزات قدیم زمانہ میں ممکن الوقوع تھے تو اب کیوں نہیں ہوتے بیجا اور درست نہیں ہے صحیح خیال یہہ ہے کہ معمولی زندگی اور تواریخ کے لئے ہم معمولی قوانین پر نظر کرتے ہیں کیونکہ وے اُس کے انتظام اور محسوس گماشتے ہیں لیکن ایک الٰہی اور فوق الخلقت مذہب کے ثبوت کے لئے جیسا کہ دین عیسوی ہے ہم معجزات سے بہتر اور کوئی ثبوت نہیں پا سکتے ہیں زمانہ حال کے نیچری و آریہ سماج خواہ اس بات کو تسلیم کریں یا نہ کریں مگر ہم جو مسیحی ہیں ہمارا یہہ اعتقاد ہے کہ فوق الخلقت اور حقانی مذہب کو سوا فوق الخلقت کام کے اور کوئی چیز ثابت نہیں کریگی اور وہ فوق الخلقت کام معجزہ ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ مسیحی دین خود معجزہ ہے پس اگر اس میں سے معجزات کو خارج کیا جاوے تو پھر کیا باقی رہیگا ؟ شاید ایک تھوڑا سا اخلاقی باتوں کا ذکر اور " وہ بھی بغیر کسی کامل ثبوت کے " اور اس مذہب کا ایک زندہ اور ترقی پذیر مذہب ہونا بالکل معدوم ہو جائیگا۔ معجزات مسیحی تعلیم اور انجیلی بیانات کے ساتھ ایک ایسا پیوستہ علاقہ رکھتے ہیں کہ گویا وے سراسر ایک دوسرے میں تانے بانے کی مانند بنے ہوئے ہیں اور اس پوشاک کو پارہ پارہ کر ڈالنے کے ہرگز ہم انکو جدا نہیں کر سکتے اور بقول ڈاکٹر مکوش صاحب کے ہمارے خداوند کے معمولی کاموں اور بیانوں اور اُسکے معجزوں کے درمیان تفریق کرنا بالکل ایک غیر ممکن بات ہے ؎

بعض لوگ کہتے ہیں کہ معجزات قوانین نیچر کو توڑتے اور انتظام خلقت میں ابتری پیدا کرتے ہیں ایسا خیال بھی نادرست ہے ہم برعکس اسکے کہہ سکتے ہیں کہ خدا انتظام کا خدا ہے وہ بدنظمی و ابتری کا خدا نہیں ہے خود معجزات اُسی انتظام کے موافق کسی غرض سے واقع ہوتے ہیں اگر دنیا میں بجز غیر مبتدل قوانین نیچر کے کچھہ نہ ہوتا تو فی الحقیقت دنیا میں ایک صاف کلدار ترتیب کے سوا کچھہ بھی نہ ہوتا اور نہ پھر معجزات کی بھی کچھہ ضرورت نہ ہوتی لیکن اُس حالت میں دنیا خواہ کیسی ہی بڑی اور شاندار ہوتی تو بھی نہایت خوار اور لاچار ہوتی۔ وہ انسان جیسے اخلاقی وجود کا جو گناہ کرنیکا امکان رکھتا تھا اس نمایشگاہ عالم میں داخل ہونا تھا جس نے سب کو بدل دیا یہہ ایک یقینی حقیقت ہے کہ انسان گناہ میں اور گناہ آلودہ طریقہ میں پڑ گیا اور یہہ ہی گناہ کا تاریک ماجرا ہے جو ترتیب کا ابتر کرنیوالا اور دنیا میں بے ترتیبی کا باعث عظیم ہے اور ٹھیک اس گہری اور تباہ کرنیوالی بے ترتیبی میں جو گناہ کے باعث ہوئی ہم اعجازی بیچ بچاؤ کے حقیقی اصل اور سبب کو پاتے ہیں جس کا مقصد یہہ تھا کہ اس خوفناک بے ترتیبی و ابتری کو موقوف اور الٰہی انتظام کو بحال اور درست کرے پس ایسا کرنے سے مذہب عیسوی ایک طبیب کامل کی مانند ہے جو اپنے ہوشیار معالجہ اور ادویہ سے بیماری کی ترقی کو روکتا یا اُسکو بالکل رفع کرتا اور رو بصحت مریض کو کامل تندرستی میں بحال کرتا ہے تو قوانین

نیچر میں ابتری و پراگندگی کو داخل کرنیوالا گناہ ہی اور بے انتظامی اور ابتری کا الزام فقط اُسی کے ذمہ لگتا ہی لیکن دین عیسوی الہٰی ترتیب و انتظام کے فواید کے لئے موجود اور داخل ہوا ہی ۔

ریویو

حقیقت رائے کی سوانح عمری مطبوعہ مطبع دھرم پرچارک جالندھر مصنفہ لالہ دیوراج کنہی پرکاش بغرض ریویو موصول دفتر نورافشان ہوئی یہہ کتاب چھوٹے چھوٹے ۴۸ صفحوں پر ختم کی گئی ہی مگر خاتمہ پر ۴۳ صفحہ سے آگے ۴۴ تک نمبر درج ہی شاید کہ ان مطبع کی غفلت سے ہوا ہوگا ۔ ہم نے اس رسالہ کو شروع سے آخر تک پڑھا تو کوئی بات ایسی نظر نہ آئی جو لحاظ کے قابل ہو پھر ایسے رسالہ پر حقیقت رائے زنی کرنا سوائے تضیع اوقات کے اور کوئی فایدہ نہیں اگر ہم معذور رکھے جائیں تو صاف بات یہہ ہی کہ یہہ رسالہ ہندو و مسلمانوں میں انتہا درجہ کا نفاق پھیلانے کے واسطے عمدہ وسیلہ ہی ہماری رائے میں فی زمانہ جبکہ ہندو اور محمدیوں میں بوجہ تیوہار محرم جا بجا آتش فساد مشتعل ہو رہی رسالہ کا مصنف ایک نہایت خوفناک آفت فتنہ اندازی اور خطرناک مفسدہ پردازی کا باعث ہوگا ۔ ہم اہل ملک سے سفارش کرتے ہیں کہ ہرگز ہرگز اس کلیل فتنہ رسالہ کو اپنے ملاحظہ میں نہ لائیں ۔ کیونکہ اس کا طرز تحریر ہی ایسا ہی کہ پڑھنے والا فوراً مذہبی جوش میں آکر اپنے مخالف سے خواہ مخواہ کینہ وری پر آمادہ ہوگا ۔ اب ہم دیانندی بھائیوں سے باادب پوچھتے ہیں کہ کیا مصلح اقوام کا یہی کام ہوتا ہی کہ بجائے صلح کے قوموں میں نفاق پھیلائیں اگر نہیں تو یہہ محمدشاہی زمانہ کے مردے کو اکھیڑ کر کیوں مردہ فساد میں جان ڈالنے کا ارادہ ہی ۔ پھر ساتھ ہی اسکے آپ کو خوب معلوم ہو کہ مسلمانوں ہی نے ہندوؤں پر جبر نہیں کیا بلکہ ہندوؤں نے بھی باوجود رعایا ہونیکے مسلمانوں کو بہت ستایا اسی دلی میں خسرو کے وقت میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو خراب کیا مسجدوں میں بت پرستی کی قرآن کی چوکیاں بنائیں ملک اودھ میں بعہد واجد علیشاہ ہندوؤں نے قرآن پھونکدیئے مسجد میں سؤر باندھے ۔ غرضکہ اگر ان پرانے جھگڑوں پر فریقین لحاظ کریں تو ہندو مسلمانوں کا گاڑی چھڑ بھی نباہ نہ ہو ۔ پس اے آریہ بھائیو ایسی نفاق انگیز تحریروں سے باز آؤ نیشنل کانگریس کے ممبروں سے خبردار ۔ ابھی ولایت میں یہہ آخر بازی کہ سالانہ یادگار رشتہ کی قایم کیجائے اُس پر ہمارے ملکی اخبارات نے کیسا واویلا مچایا کہ یہہ کارروائی انگریزوں اور ہندوستانیوں میں نفاق کا موجب ہوگی ۔ اسی دلیل سے ایسی تحریریں ہندو مسلمانوں میں کیا نفاق کا سبب نہ ہونگی ضرور ۔ براہ مہربانی آپ اس رسالہ کو رایگاں کر دیجئے تو ملک پر آپ کا بڑا احسان ہوگا ۔

مسودہ ٹرسٹیان علیگڈھ کالج

آج ایک مضمون چھپا ہوا مطبع قدسی دہلی کا رسالہ کی صورت میں دفتر نورافشان میں موصول ہوا ۔ یہہ رسالہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی دہلوی کے اُس مضمون کا جواب ہی جو انہوں نے مسودہ ٹرسٹیان علیگڈھ کالج کی تائید میں بذریعہ اخبارات شایع کیا ہی ۔ چونکہ یہہ معاملہ محمدی مذہب کے دو زبردست فرقوں کے باہمی اختلاف کا ہی لہذا ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ ایسے معاملات میں نورافشان کے کالم خرچ کئے جائیں ۔ پر تو بھی اس خیال سے کہ ہمارا ہمعصر منتظر ہوگا اور دل میں کہتا ہوگا کہ دیکھیں ہم عصر عیسائی اخبار اس معاملہ میں کیا رائے دیتا ہی ۔ ہم ہمعصر موصوف کو یاد دلاتے ہیں کہ آپکے اس رسالہ کے وصول ہونے سے ۳ ہفتہ پیشتر جو کچھ ہماری رائے میں مناسب تھا نورافشان نمبر ۳۹ مطبوعہ ۲۶ ستمبر میں مدلل طور پر لکھدیا جس کا خلاصہ یہہ ہی کہ ہم مجبوراً آپ کی رائے سے اتفاق نہیں کرتے ۔

رہنما

مطبوعہ اگست و ستمبر ۱۸۸۹ء بجواب دیانندی ویک وجے پتر خیر و شر کی بحث پر ایک مثال لکھتا ہی اور اپنے محمدی عقیدہ والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کی تائید میں یوں لاتا ہی کہ ایک حاطہ ہمارا ہی اُس میں دو مکان بنے ہیں ایک مکان میں کوڑا کرکٹ پڑا ہی جو باعث عفونت کا ہی اور نہایت کثیف ہو رہا ہی اور کہیں ہوا کو بھی راہ نہیں غرض نہایت تکلیف کی جگہ ہی اور دوسرا مکان کہ ہوادار کلف آراستہ ہی پنجرہ وغیرہ لیکن اس مثال سے بھی تو یہی بات ثابت رہی کہ بعقیدہ محمدیان معاذ اللہ خداوند کریم جل شانہ بدی کا بانی بھی آپ ہی ہی یعنی جس طرح سے کہ نیکی کو اُس نے وجود کیا اُسی طرح بدی کو بھی اُس نے آپ ہی موجود کردیا اور اِس طرح اُس قدوس خدا کے دامن قدوسیت پر محمدیوں نے ہر ایک قسم کی بدی زناکاری جھوٹھ دغا فریب قتل مکر وغیرہ کا دھبہ لگایا ۔ افسوس جناب مولوی صاحب یہہ برائی خود اچھائی کے نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہی خدا نے اول ہی سے اس بلا کو نہیں پالا کہا ہی جو آپ کے گلے پڑ گئی بلکہ آپنے خود ابلیس کے تلبیس میں آکر خدا کی شرع سے عدول کرکے اپنے آپ کو برا بنا لیا ۔ دیکھو پاک کلام میں صاف لکھا ہی کہ جب کوئی امتحان میں پھنسے تو وہ نہ کہے کہ میں خدا کی طرف سے امتحان میں پھنسا کیونکہ خدا بدیوں سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسی کو آزماتا ہی ۔ مگر ہر شخص اپنی خواہشوں سے کھنچکر اور پھسلکر امتحان میں پڑتا ہی ۔ یعقوب ۱ ۔ ۱۳ و ۱۴ ۔

نامہ نگاران و ترقی خواہان نورافشان کے لئے مژدہ

نمبر ہذا سے ہم نے اپنے اخبار کو آٹھ صفحہ سے بارہ صفحہ تک بڑھا دیا ہی امید ہی کہ نامہ نگاران نورافشان اپنے عمدہ و مفید مضامین بھیجنے میں اسکے معاون رہینگے اور ہم انہیں حسب ارشاد منظوری صاحب اڈیٹر درج اخبار کرتے رہینگے اور اب نامہ نگاران کی شکایتیں جو بوجہ دیر میں شایع ہونے انکے مضامین رسالہ کے اکثر ہوتی تھیں رفع ہو جاینگی ساتھ ہی اسکے معزز نامہ نگاران کو اس بات کا خیال بھی ضرور رہے کہ اب عدم ترسیل مضامین کی شکایت ہماری طرف سے نہ ہونے دیں کیونکہ انکی جولانی طبع کے واسطے اخبار کا میدان بہت وسیع کر دیا گیا ہی ۔ اور یہہ بھی واضح رہے کہ قیمت اخبار بجائے دو روپیہ سالانہ کے دو روپیہ آٹھ آنہ ہوگی حسب دستور العمل مندرجہ صفحہ اول ۔

مُراسلات

دیانندیوں کی انوکھی تعلیم نیوگ

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۱۰ میں پنڈت دیانند صاحب سوال کرتے ہیں کہ کیا نیوگ جیسا بحالت فوت ہو جانے شوہر کے ویسا ہی بحالت اُسکی زندگی کے بھی ہوتا ہی ؟ وہ جواب جو وہ

خود ہی دیتے ہیں یہہ ہے کہ شوہر کی زندگی میں بھی ہوتا ہے ہم بخوبی جانتے ہیں کہ پنڈت دیانند کا نیوگ سے کیا مطلب ہے مطلب یہہ ہے کہ ایک عورت یعنے خصم جورو سے اولاد پیدا نہ ہو تو اولاد جننے والی (یعنی عورت) کسی دوسرے کے ساتھ ہم بستر ہو تا کہ اولاد پیدا ہو۔ اور اس باب کے ماقبل وہ تعلیم دیتا ہے کہ بحالت فوت ہو جانے شوہر کے عورت کو کیا کرنا مناسب ہے اور آگے بڑھکر سکھلاتا ہے کہ کس حالت میں بھی جبکہ شوہر زندہ ہو مگر بے اولاد ہو جورو کو کیا کرنا چاہیے وہ یہہ عجیب تعلیم پیش کرتا ہے کہ اُس مرد کی جورو جسکے کوئی اولاد نہ ہو بحالت زندگی شوہر کسی دوسرے مرد کے ساتھ جو شادی والا ہو ہم بستر ہو اور اُس سے اولاد پیدا کرے۔ اب اس عجیب تعلیم کی سند کے لیے جیسا کہ پہلے کہا تھا کہ یہہ نیوگ کے شاستروں میں ہو سو نہیں بلکہ تعجب کی بات ہے کہ اس نے رگ وید کا حوالہ دیا ہے اور اشٹک ۔ اگست ۱۰ آیت کا اقتباس کیا ہے جو اسکی سند ہو۔

اب میرا مطلب یہہ نہیں ہے کہ رگ وید میں کوئی ناشائستہ بات نہیں ہے اُس میں ہے تو اور میں بخوبی دکھلا بھی سکتا ہوں لیکن اس بات کو صرف پنڈت دیانند ہی پر چھوڑ گیا تھا جو آریہ سماج کا بانی ہے کہ وہ خود اس بات کا اظہار کرے کہ فی الحقیقت رگ وید میں نہایت بے شرمی کی ناشائستہ تعلیم موجود ہے۔

کہ ایک عورت درحالیکہ اُس کا خاوند لاولد موجود ہو دوسرے مرد کے ساتھ ہم بستر ہو سکتی ہے۔ میں یہہ نہیں کہتا کہ یہہ تعلیم ہندوں نے اولاً دیانندیوں سے ہی سیکھی ہے کیونکہ یہہ بات مشہور ہے اور ہندوں میں صدیوں سے اس کام کا رواج چلا آیا ہے اسیطرح کی کارروائی الہ آباد میں پانڈے برہمنوں سے وقوع میں آئی اور جس سے ولبھ چاریہ فرقہ کے مہاراجگان کی ازحد بدنامی ہوئی اسی قسم کی بات تھی اور ایسی ہی خراب باتیں جینیوں کی رسومات شادی میں ہوتی ہیں لیکن جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ اس عجیب مسئلہ کی تعلیم فی الحال ہندوں کی تاریخ میں رگ وید پر مستند ٹھرائی گئی ہے اور اس کے بعد جو ہونگی

عزت پنڈت دیانند بانی آریہ سماج سے متعلق ہے۔

لیکن یہہ عزت مخصوصہ بزرگی منسوب ہو جاتی ہے جبکہ یہہ معلوم ہو گیا کہ یہہ سب جھوٹھہ ہے یعنی یہہ کہنا کہ رگ وید یہہ تعلیم دیتا اور سکھلاتا ہے۔ ایک بڑا صریح جھوٹھہ ہے کوئی آدمی کیا خیال کریگا کہ پنڈت دیانند کیسا آدمی تھا کہ جس نے رگ وید میں سے جو اسکے نزدیک منظم اور الہامی کتاب ہے ایسی بد و ناشائستہ تعلیم سکھلائی ہے اور یوں یہہ بھی ہے اسکو کیچڑ میں گھسیٹا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ پنڈت دیانند نے رگ وید ۱۰ ۔ ۱۰ آیت ۱۰ سے کیا اقتباس کیا ہے کہ متکلم جہانی ہے اور وہ عورت جس سے وہ مخاطب ہے اسکی بہن ہے۔ ایا متکلم یاما ہے اور وہ عورت جس کے ساتھ وہ کلام کرتا اسکی بہن یامی ہے اور وہ نہ صرف اسکی بہن بلکہ جوڑلی بہن ہے کیا تعجب ہے کہ آج تک کسی ہندو نے دیوانگی سے ایسی تعلیم کو رگ وید سے سند نہ کیا کیونکہ ہر ایک ہندو جو رگ وید سے واقف ہو جانتا ہے کہ یاما اپنی بہن یامی سے گفتگو کرتا ہے۔ لیکن پنڈت دیانند ترجمہ کرتا ہے کہ متکلم خاوند ہے اور مخاطبہ اسکی جورو ہے یہاں وہ عمداً جھوٹھہ بولتا ہے اور میں بالیقین کہہ سکتا ہوں کہ دیانند جانتا تھا کہ یاما اپنی جوڑلی بہن یامی سے مخاطب تھا یہہ کیسا خوفناک جھوٹھہ ہے جس کا وہ مرتکب ہوا۔ خوفناک اس لئے کہ اُس نے اُس کتاب کے خلاف جس کو وہ الہامی جانتا او ایمان رکھنے کا اقرار کرتا عمداً جھوٹھہ کہتا ہے۔

اس مذموم الزام سے بچنے کے لئے دیانندیوں کے لیے صرف ایک طریقہ ہے کہ وے اس بات کو ثابت کریں کہ متکلم یاما نہیں ہے اور مخاطبہ اسکی بہن یامی نہیں لیکن ایسا ہونا کسقدر فضول ہوگا میں مختصراً اس کو ظاہر کرونگا۔

اس گیت کے علاوہ قدیم سند جو پیش کیجا سکتی ہے وہ یاسکا کی ہے اور وہ نیرکتا ۱۱ - ۵ - ۵ میں اُسی گیت کی ۱۳ آیت کا اقتباس کرتا ہے جس میں مفسر تفسیر کرنے میں یامی یاما سے گفتگو کرتی ہے وغیرہ لیکن شاید کوئی کہے کہ مفسروں کی بات اسکی بابت نہیں ہو سکتی اس لئے میں یاسکا ہی کی باتوں کا حوالہ دیتا ہوں جبکہ وہ رگ وید کے ۱۰ ۔ ۱۰ گیت کی ۱۳ اشٹک کی تفسیر اپنی کتاب نیرکتا میں کرتا وہ خود کہتا ہے کہ یامی یم کے نام پر شائستگی شا (यमी यमं चकमे ताम् प्रत्याचचक्ष) جس کا مطلب یہہ ہے کہ یامی نے یاما کے ساتھ ہم بستر ہونا چاہا پر اُس نے انکار کیا اب اس بات سے یقیناً یہہ صاف ظاہر ہے کہ یہہ بات جو اوپر بیان ہوئی یوں ہی سمجھی گئی اور کہ یاسکا اور اسکے مفسرین یاما کا مطلب جسکو وے اقتباس کرتے ہیں یہہ ہی جانتے تھے کہ یہہ یاما اور یامی کے درمیان ایک گفتگو ہے کہ جس میں یامی یاما کے ساتھ ہم بستر ہونا چاہتی تھی لیکن یاما نے انکار کیا اس حال میں لاولد شوہر کا کیا ذکر ہے جو اپنی جورو کو حکم دیتا کہ کسی شادی والے آدمی سے جا کر ہم بستر ہو!!! یاسکا کے مفسر صاف کہتے ہیں کہ یاما یامی کا بھائی تھا۔ اس بات کے جتانے کی کچھ ضرورت نہیں کہ یاسکا کی تصنیف نیرکتا ایک ویدانگ ہے اور اس لئے ویدوں کی مانند مستند ہے اب پنڈت دیانند صاحب کیونکر اسکے صریح مخالف بن گئے جس کو وہ بڑا معزز سمجھتے تھے یا سکے برخلاف تعلیم دیتے ہیں کہ اس کا مطلب بے اولاد شوہر سے ہے وہ ایک اور سند ہے جو یاسکا سے کچھ کم نہیں وہ کتیایانا ہے اسکی کتاب سروانکرامنیکا ہے جس سے رشیوں اور دیوتاؤں وغیرہ کو جو ہر ایک گیت میں آتا ہے یہہ ایک بڑی مستند کتاب ہے اور اسکی بڑی تعظیم ہوتی ہے۔ یہہ کتیایانا یجروید کی شتپتہ براہمنا کے سوترا کا مصنف بھی ہے اور قواعد دانی میں پانینی کے ہم مرتبہ ہے اور پتنجلی کا مہابھاشیہ اگر کتیایانا نہ ہو کہ جس کی توضیح میں خصوصاً پانینی قواعد میں مصروف ہے اس لئے کتیایانا کی بات ایسی باتوں میں جن کا ہم ابھی ذکر کر رہے ہیں سند اور تسلیم کے قابل ہے۔ اور اس میں کچھ کلام نہیں ہو سکتا پس وہ اپنی تصنیف سروانکرامنیکا میں لکھتا ہے کہ رگ وید کے ۱۰۔۱۰ گیت کا کوئی رشی یا دیوتا نہیں لیکن وہ کہتا ہے کہ یہہ گیت یاما اور یامی کی جو ویوسوت کے بیٹا بیٹی تھے گفتگو ہے سنسکرت میں اسکی عبارت یہہ ہے

वैवस्वतयो यमयम्योः सवादः

دیوسوت کے دو بیٹے یمو یمی ہوا وہ۔ اب اس گیت سے قطع نظر کسی دوسرے شخص کی بات ان دونوں شخصوں کے مقابل

مستند ہونا غیر ممکن ہے۔ اب میں خود اس گیت کی طرف رجوع کرتا ہوں ✦

(آ) یے نام یاما اور یامی اس گیت میں جو نو دفعہ آئے ہیں تین مرتبہ بطور اسم معروفہ کے مستعمل ہوتے ہیں اور ۱۳ آیت میں یاما حالت ندا میں آیا ہے یعنی اے یاما اور ۱۴ آیت میں یامی بھی حالتِ ندا میں آئی ہے۔ یہہ دو خاص آیتیں ہیں۔ اور سوا حالتِ ندا کے جیسا کہ پکامت ظاہر کرتا ہے اور کوئی حالت ناممکن ہے پس اس عبارت سے گفتگو کرنیوالوں کے جو نام ہیں وے ظاہر ہوتے ہیں

(ب) اب انکی رشتہ داری کی نسبت۔ دوسری آیت میں یاما یامی کو اپنی رشتہ دار سلکشما सुलक्ष्मा اور ۴ آیت میں یاما کہتا ہے کہ گندھروا اور اسکی آبی عورت انکے (یاما اور یامی کے) اصلی ناہبی नाभि تھے اور کہ انکا آپس یعنی رشتہ ایک ہو (جامی) जामी تھا اور ۵ آیت میں یامی کہتی ہے کہ توشٹری نے انکو رحم ہی میں دمپتی दम्पती خاوند جورو بنا دیا اس سے وہ ظاہر کرتی ہے کہ وے جوڑے تھے اور ایسا کہنے سے وہ حجت کرتی ہے کہ ہمیں خاوند و جورو بننا چاہئے اور پھر ۹ آیت میں وہ اسی طرح پھر کہتی ہے کہ آسمان اور زمین میں ہم منجھنا मिथुना جوڑے سنبندھ سبدھو सबधू (ہم ملے ہوئے ہیں) اور اُس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یاما سے ایسا سلوک چاہتی ہے کہ گویا وے ایک ہی نہیں ہیں۔ اور ۱۰ آیت میں یاما کہتا ہے کہ اسکے بعد خون کے رشتہ دار جامی जामी ایسا کام کرینگے جو انکے خون کے رشتہ دار جامی जामी کے لائق نہیں ہے۔ اور ۱۱ آیت میں یامی شکایت کرتی ہے کہ یاما اگرچہ بھرا تھا भ्राया بھائی ہے اسکی مدد نہیں کرتا اور اگرچہ وہ اسکی سواسا स्वासा بہن ہے تو اُس پر آفت آنے دیتا ۱۲ آیت میں یاما یامی کے ساتھ ہمبستر ہونے سے انکار کرتا ہے اس لئے کہ وہ ڈرتا ہے کہ لوگ اُسکو پاپ पाप کہینگے کہ وہ اپنی سوبھار स्वमार बहन بہن کے ساتھ فعل شنیع نہجہات نیدھکات निधकात کرتا ہے اور کسی

آیت کے آخر میں وہ کہتا ہے کہ تجھے یہہ ناسو ہیگی کہ بہشت

नते भ्राता सुभगे वीशातत　یعنی تو

خوبصورت ہے تیرا بھائی یہہ نہیں چاہتا ✦

اتھروں وید میں اِس آیت کی بابت بڑھا کر بیان ہے اور یاما کا اِس بات سے انکار بہت مفصل اور سنجیدہ ہے ✦

اب اگر کوئی اِس پر بھی حرف گیری کرے کہ یاما اور یامی کا یہہ رشتہ نہ تھا تو وہ آدمی بے وقوف ہے میں نے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اِس تمام گفتگو میں متکلم اور مخاطبہ جوڑے بھائی بہن تھے بہن یامی بڑی کوشش سے چاہتی تھی کہ اُس کا بھائی اسکے ساتھہ ہمبستر ہو اور یاما جو اُس کا بھائی ہے اُس کو یہہ کہکر کہ یہہ گناہ ہے منع کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ کسی اور آدمی کے ساتھ ہمبستر ہو۔ اور یہہ بات ۱۰ آیت میں ہے جس کا اقتباس پنڈت دیانند نے کیا ہے۔ پر جھوٹھہ ترجمہ کیا اور کہا کہ اسکے یہہ معنی ہیں کہ کوئی عورت اگر اُس کا شوہر بے اولاد ہو کسی شادی والے کے پاس جاوے تاکہ اُس سے اولاد پیدا کرے !!! پنڈت دیانند جیسا کے لائق شاگرد گورو ڈا صاحب اپنے اُستاد کی بابت کہتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ میں صرف اکیلا ہی وید کا سمجھنے والا تھا مگر میں اِس بات کا دعویٰ کر کے کہتا ہوں کہ پنڈت دیانند صاحب نے دیدہ و دانستہ وید پر جھوٹھہ لگایا حالانکہ وہ تعلیم جیسا کہ وہ سکھلاتے تھے وید میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ میری دانست میں پنڈت دیانند اپنے وقت میں وید کا ایک خوفناک دشمن تھا

راقم (پادری) ٹی ولیمس۔ از نربدا (؟)

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۳۸)

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم سوامی دیانند صاحب کے دو دیگر اعتراض کا جواب تحریر کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ مہربانی فرما کر درج اخبار فرماویں ستیارتھہ پرکاش صفحہ ۱۹۱ میں سوامی صاحب انجیل متی باب ۴ آیت ۱ و ۲ و ۳ اقتباس کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ عیسائیوں کا پرمیشور سرب گیہ (سرب گیانی) نہیں ہے کیونکہ جو سرب گیانی ہوتا تو شیطان کو آپ ہی جان جاتا جواب سوامی صاحب کو وقت تحریر شاید وید کا خدا یاد آ گیا ہوگا یا شاید یہہ سوامی صاحب کی بیخبری یا نافہمی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ بائبل میں صدہا پیشین گوئی جو ہزارہا برس پیشتر کی گئیں اور اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ساری پیشین گوئی کثرت سے بائبل میں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل کا خدا سرب گیانی ہے کیونکہ زمانہ ماضی و حال اور استقبال کل زمانہ اُسکے سامنے کھلا ہے لیکن وید میں ایک بھی پیشین گوئی موجود نہیں ہے کہ جس سے وید کا خدا سرب گیانی ثابت ہو معلوم ہوتا ہے کہ سوامی صاحب عیسائیوں کے عقیدہ سے بھی جس سے کہ آج کل ہندوستان کے بچے بھی واقف ہیں بیخبر تھے۔ چونکہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح کامل خدا اور کامل انسان تھا اِس لئے خدا نے سوامی صاحب جیسے مخالفوں کا منہ بند کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی انسانیت کو سونے کی مانند آزمایش کی آگ میں تاکر دکھایا کہ اسکی انسانیت خالص اور بے عیب ہے کیونکہ انسان ہو کر اور انسان کی شفاعت کے لئے اگر ضرور تھا کہ وہ انسان کی مانند آزمایا جاوے تاکہ ہماری سب باتوں میں ہمدرد ہو جیسا کہ لکھا ہے۔ ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں جو ہماری سستیوں میں ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ گناہ کے سوا سب باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا عبرانیوں کا خط باب ۴ آیت ۱۵ جیسا کہ اسکول میں اُستاد جانتا ہے کہ یہہ لڑکا ذہین اور بخوبی اپنے سبق کو یاد کر لیتا ہے لیکن تو بھی اور لڑکوں کے سامنے اسکی لیاقت ظاہر کرنے کو اُس کا امتحان لیتا ہے۔ سوال پہلا کسی میں طاقت ہے کہ جنگل میں چالیس دن اور چالیس رات بھوکا رہ کر زندہ رہ سکیگا ؟-

جواب یہہ کیسی بھول دیوانہ پن کی بات ہے کیا کسی عیسائی نے دعویٰ کیا کہ مسیح میں الٰہی قدرت ہے مسیح تو الٰہی قدرت رکھتا تھا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا کہ خداوند مسیح کامل خدا اور کامل انسان تھا۔ بھلا صاحب وید میں لکھا ہے کہ پرمیشور نے پیدا کر کے سب چیزوں کو بنایا کوئی آریہ آج کل تپسیا کر کے ایک چیونٹی تو بناوے۔ سوال اور اس سے یہہ بھی سند یہ ہوا کہ وہ پرمیشور کا بیٹا اور شاس میں کرامات تھی اگر ہوتی شیطان کے سامنے پتھر کیوں نہ روٹیاں بنا دیتا جواب اِس تعلیم سے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے کہ تمام بائبل بھری ہوئی ہے اور اسکی یعنی مسیح کے

جوہ کثرت سے انجیل میں آفتاب کی طرح روشن ہیں۔ لیکن اگر گیتا کی روشنی میں چمگادڑ اپنی آنکھ نہ کھولے تو کسکا قصور ہے چمگادڑ کا یا آفتاب کا۔ آفتاب کا نہیں بلکہ چمگادڑ کا ویسا ہی کلام کا قصور نہیں بلکہ سوامی صاحب کا ہے کہ وہ کھینچی ہوئی تصویر کھینچی اور سنی ہوئی باتیں سنتے۔ لیکن سوامی صاحب کا استفسار شاید یہہ ہوگا کہ مسیح شیطان کا کہنا کیوں نہ مانا۔ نہیں صاحب مسیح نے ایسا نہیں کیا بلکہ مسیح کے اس جواب کی طرف غور کرو جو اس نے شیطان کو دیا کہ انسان روٹی سے نہیں بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے جیتا ہے متی ۴ باب ۴ آیت۔ کاش کہ ہمارے آریہ بھائی بھی مسیح کے اس نمونہ سے تعلیم پاکر خدا ہی پر توکل اور بھروسہ رکھیں۔ باقی آیندہ

راقم ٹوپا سنگھ ٹیچر اے پی مشن روڑکی

ہر ایک چیز جو روشن کرتی روشنی ہے

میں آج اس عنوان کا مصداق مضمون بخدمت ناظرین نور افشاں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں چنانچہ اسکی ایک عمدہ مثال آجکل مشہور شہر اجمیر کے حال میں پائی جاتی ہے۔ میں تعجب کے ساتھ خیال کرتا ہوں کہ یہہ وہی اجمیر ہے جس کو میں نے ۱۸۸۲ء میں جبکہ میں مسیحی دین کا متلاشی ہوکر آیا دیکھا تھا۔ بجز عمارت راہ از کجاست تا بکجا۔ اس گذشتہ پچیس برس ہی میں اس شہر کی صورت و حالت کسقدر بدل گئی ہے گذشتہ ۱۸۱۸ء سے راجپوتانہ کی ریاستیں انگریزی حفاظت و سلطنت کے ماتحت ہوگئیں تب سے اجمیر جو شہر میں واقع ہے اور بیشتر اعلی طاقت کے قبضہ میں رہتا چلا آیا مستقل انگریزی حکومت کے زیر حکم ہے۔ ۱۸۶۲ء میں اس شہر میں مسیحی مشن قایم ہوا اس وقت عیسائی جماعت میں معہ یورپین کے شاید پانچ چھ آدمی سے زیادہ نہ تھے لیکن آج گرجا میں بس بڑی جماعت عبادت کے لئے فراہم ہوتی دیکھی کہ جس سے فوراً رائی کے دانہ کی تمثیل یاد آگئی۔ آج کل یہاں ہر ملک ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ پائے جاتے ہیں جنکے خیالات وحالات اس روشنی کے زمانہ میں بالکل بدل گئے ہیں لوگ اپنے پرانے مذہب کی کمزوری و نقص سے آگاہ ہوکر اپنے ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کر رہے ہیں تاکہ چند روز اور انہیں مسمار ہوجانے سے روکیں مسیحی دین کی آسمانی روشنی نے زمینی ایجادوں کے سیاہ داغ اور کثیف دھبوں کو ظاہر کردیا ہے اور اسکی الہی طاقت نے آدمیوں کی خفتہ باطنی قوت کو بیدار کرکے کسی نہ کسی طرح انہوں نے تعصب سے بچنے کی تدبیر نکالنے کے لئے برانگیختہ کیا ہے۔ آفتاب صداقت کی روشنی میں چلنے کی تاب نہ لاکر وے اپنے لئے ٹمٹماتی ہوئی شمعیں ادھر ادھر سے تیل ڈالکر دنیا کی تاریک منزل کو طے کرنا چاہتے ہیں پر تعجب نہیں کہ اکثر انہیں سے اپنی نادانی و ناکامی سے دلوں میں آگاہ ہوکر ایسا کرنے میں مجبور ہیں۔ اے ناظرین نور افشاں اب میرے ساتھ اس شہر کے نئے دروازہ سے داخل ہوکر درگاہ† بازار کی سیر کرو اور درگاہ خواجہ معین الدین کے نزدیک ایک سائن بورڈ پر نظر کرو جس میں لکھا ہے۔ انجمن حامی اسلام اور بہتر بازار دروازہ سے گذرتے ہوئے تم دیکھو گے کہ ایک سفید ریش مولوی انجیل ہاتھ میں لئے ہوئے پہلو میں ایک نو مسلم یورپین ہندوستانی لباس پہنے ہوئے گویا مولوی صاحب کی کامیابی کے ثبوت میں کھڑا ہے۔ ٹوگی کے چبوترہ پر وعظ کر رہے ہیں جو گاہ بگاہ کسی قرآنی آیت کو ایک بڑی لے (قرأت) کے ساتھ پڑھتے اور پھر مسیحی مشنریوں اور مسیحی دین پر لعن طعن کی بوچھار کرتے ہیں گویا انکے وعظ کا متن تا مقدور مسیحیت کی مخالفت ہے اور اگر کوئی آریا نظر پڑ گیا تو پھر ان بیچارے نوزائیدہ بچوں پر حملہ کرتے ہیں۔ پھر شام کے وقت گورنمنٹ ہائی سکول کے سامنے تین چار نوجوان آریوں کو گیت گاتے اور منادی کرتے ہوئے پاؤ گے اور انکی منادی صرف مسیحیوں اور مسیحیت کو اور گاہ بگاہ محمدیوں کو برا بھلا کہنا یا ادھر ادھر کی فضول باتیں بیان کرنا ہے یہ لوگ اتوار کی شام کو اپنی سماج گاہ میں جو قیصر گنج میں واقع ہے فراہم ہوتے ہیں۔ محمدیوں کی طرف سے ایک اردو رسالہ [illegible] اور آریوں کی طرف سے اسکے مقابلہ کے لئے ایک اردو رسالہ ویدک [illegible] جاری ہوا ہے دونو رسالے نمبر اول میری نظر سے گذرے انمیں عجب تماشہ ہے بدلائی ہوتی ہر طرفہ ماجرا ہو کہ فریقین اپنے اپنے اعتراضات اور دعووں کے لئے مسیحیوں کے جمع کردہ ذخیرہ سے مدد اور ثبوت لیتے ہیں انجمن حامی اسلام کہتا ہے کہ اجمیر میں جہاں ایک مدت سے محمدیوں نے وعظ کرکے ہندوؤں کے دلوں پر بت پرستی کی بطالت کو منقش کردیا تھا اچانک دیانند جی آکودے اور مسلمانوں کی پکی پکائی روٹیوں پر ہاتھ صاف کیا۔ اسکے جواب میں ویدک جبے بہتر لکھتا ہے کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو خود محمد صاحب ابتدا میں بت پرست تھے اور اپنے دعوہ کے ثبوت میں لات عزیٰ کے تذکرہ میں محمد صاحب کا یہہ فرمانا عین مکہ میں مجمع کفار قریش کے روبرو اثناے تلاوت قرآن میں کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی یعنی یہہ بڑی دیویاں ہیں جنسے شفاعت کی امید کرنا چاہئے پیش کرتا ہے اور انجمن حامی اسلام کا جواب ہے کہ یہہ الفاظ شیطان کے تھے الہام کی باتیں نہ تھیں۔+

گائے کا گوشت آجکل بڑا مباحثہ طلب ہو رہا ہے آریہ لوگ گوشت خور جانوروں کو خونخوار بے رحم بتلاکے گھاس کھانے والے جانوروں کی تعریف میں ہاتھی اور گینڈے کو کہتے ہیں کہ دیکھو یہہ جانور جو گوشت نہیں کھاتے کیسے ڈیل ڈول اور طاقت رکھتے ہیں ہاتھی ایک درخت کو اکھاڑ پھینکتا ہے اور یہہ کام شیر سے ہرگز نہیں ہوسکتا ہے۔ واہ کیا خوب مضحکہ اور عجیب مباحثہ ہے۔ ہمیں اس مقام پر یسعیاہ نبی کا کلام یاد آتا ہے کہ تم کس لئے اپنی چاندی کو اس چیز کے لئے جو روٹی نہیں خرچ کرتے ہو اور کیوں اسکے واسطے جو آسودہ نہیں کرتی مشقت کھینچتے ہو تم میری سنو اور نعمتیں کھاؤ اور تمہارا جی چربی سے لذت پاوے ۵۵ - ۲ اب ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ یہہ تمام تقلیدی باتیں جو آج کل ظہور میں آرہی ہیں کیونکر پیدا ہوئیں کس کی تقلید پر یہہ انجمن اور سبھائیں اور انکے شد و مد سے گرم کا منادی کرنا اور اردو رسالے طبع ہونا ظہور میں آیا ؟ کیونکر یہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوکر

† اس مشہور درگاہ کی سیر بغیر کسی دقت کرتا۔

اپنے لوٹے پھوٹے گھروں کی مرمت کرنے لگ گئے تاکہ انہیں چندے اور بھی گرنے سے بچاویں۔ ؟ کیا یہہ سب کچھ یسوع مسیح آفتاب صداقت کی روشنی اور اُسکی انجیل کی منادی کا جس نے جہان کو اُلٹ پلٹ کر دیا اثر صریح نہیں ہے۔ ح - ع - س

پل تواریخ

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۰ء

آئے اب ہم اٹھارھویں محراب سے گذر کر سترھویں صدی کی محراب کی طرف پس روز سفر کریں اور دیکھیں کہ جس کو ہم مسیحی مذہب کہتے ہیں وہاں موجود تھا کہ نہیں +

اس سترھویں صدی کو اکیور کرامول کی محراب سے موسوم کرینگے - اس صدی میں انگلستان میں یہہ ایک نہایت مشہور و معروف شخص تھا - خدا کا شکر ہو کہ تا حال کوئی شخص آلیور کرامول کے نام سے نہیں شرماتا ہے کیونکہ اُس کا نام رسوائی کی خندق میں نفرت و عداوت کی کیچڑ میں نہیں چھپ گیا ہے۔ طامس کارلیل کا شکر گذار ہونا لازم ہے جس نے کرامول کی یادگار نہایت عمدہ تحریر کی اور دیرینہ غبار و گرد سے اُس کو صاف کر دیا۔ سب لوگ فی الحال جانتے ہیں کہ الیور کرامول ایک بڑے دل گردہ کا شخص تھا جس نے انگلستان میں ایک مسیحی گورنمنٹ کو مقرر کرنا چاہا۔ جان ہیمڈن صاحب بھی جو اکثر جمہوری انتظام کا بانی کہلاتا ہے ایک مسیحی شخص تھا جو اپنے نہایت قوی دشمن اور اپنے وطن کے لئے و فادار تھا مرا کہ تمام خداوند بادشاہ کی آنکھیں کھول اور ہمارے وطن پر برکت نازل فرما۔ یہہ اُسکی اخیر بات تھی +

سترھویں صدی ایک مشہور مسیحی صدی تھی اگر تم نہایت وسیع در تیغ و ضیح مسیحی تصنیفات کا جو انگریزی میں لکھی گئیں مطالعہ کرنا چاہتے ہو تو ضرور اسی زمانہ میں پاؤ گے تم ضرور ارزن بشپ صاحب اور عمیق خیال جان ہو صاحب اور جرمی ٹیلر صاحب (جو علم الٰہی میں بڑا ماہر تھا) کی تصنیفات عمدہ و عمدہ مصنفوں کی فہرست کے مطالعہ کرو گے۔ ملٹن صاحب کا نام بھی جو بڑا قدر تعظیم کے لائق ہو ایک مسیحی شخص کا نام ہو جس نے مسیحی تعلیم میں ہمارے لئے ایک عمدہ تصنیف اپنے پیچھے چھوڑی ہو اور جس نے اپنی علمی اور شاعرانہ طاقت مسیحی دین کے بھاری اصول کے ذکر عظیم میں صرف کی ہو۔ نیوٹن صاحب کا نام بھی جو تعلیم میں ملٹن صاحب سے اگر بڑھکر نہیں تو ہم پلہ ضرور ہو یاد رکھنے کے لائق ہو وہ ایک فلاسفر اور خدا کے حضور میں فروتنی سے چلنے والا اشخاص جس نے مقدس نوشتوں کی بکثرت عابدانہ تلاوت کی۔ اور کون شخص ہو گا جو تعلیم بین والے اور اُسکے لازوال سیوعی مسافر کو فراموش کریگا ؟ وہ ایک ناسپاس مسیحی ہو گا جو جان بنین صاحب کے نام کو انگلستان کے لائق و فائق اشخاص کی فہرست میں نظر انداز کریگا اور نہ ہم اُس شخص کی عزت و جرأت پر خیال کرینگے جو جارج فاکس مسیح کے نام سے شرماوے جارج فاکس صاحب نے اپنی دلیرانہ پاک زندگی کے بارہ برس ظلم و سازش کے ساتھ مقابلہ کر کے باعث قید خانہ میں گذارے لیکن اُس قید خانہ میں بھی جہاں اُس کو اکثر مشکل سے سوندھی لگی ہوئی روٹی کے ٹکڑے اور بجز ناگوار ٹانکے ہوئے ایک ڈولچی پانی کے کچھ نہیں ملتا تھا وہ یسوع مسیح میں مسرور و مطمئن رہا۔ اس سترھویں صدی میں مسیحی دین کے لئے اس درجہ کی مصروفیت اور اُسکی بابت بے سرگرم تحریریں اور خیال کہاں سے آئے ؟ کیا یہہ سب بیہودہ و خام خیال اور تضیع اوقات تھا ؟ کیا یسوع ناصری نے کبھی اس زمین پر قدم نہیں دھرا ؟ اپنا لہو صلیب پر نہیں بہایا ؟ مُردوں میں سے ہرگز جی نہیں اٹھا ؟ کیا یہ سب کچھ صرف آفتاب کی پرستش سے ایجاد ہوا ہے ؟ اب آؤ ہم تواریخ کی متصل محراب پر پھر پس پا سفر کریں اور دیکھیں اگر وہاں بھی ہم مسیحی مذہب کو پاتے ہیں + ح - ع - س

شرح مقبولہ انجمن بر نبوت باب ۲۴ انجیل متی

تمہید مقدمہ

دفعہ ۱ - جس نبوت کی تکمیل بوسیلہ فعل مختار مخلوق کے ہونے والی ہو وہ ضرور ہے کہ مثل و استشبہات ہو میں بہت کچھ پوشیدہ رکھی جائے نہیں تو فعل مختاری اس مخلوق کی جس خلل آ سکتا ہو یا اسداری اس مخلوق کی سے تکمیل اس نبوت کی کو فروغ بلاہ حاصل ہو سکتا و مشیت خالق پاک پر تنگی ناشایاں نشان اسکی کے عاید ہو سکتی ہو -

دفعہ ۲ - سوال شاگردان تو البتہ تین ہی تھے یعنی (۱) یہہ کہ تیری اس دنیا میں پھر آنیکے نشان کیا ہیں (۲) یہہ کہ دُنیا کے آخر ہونیکے نشان کیا ہیں اور (۳) یہہ کہ یروشلم کب برباد ہو گا جیسا کہ دکھتا ہو۔ لیکن خداوند المسیح نے صرف اخیر سوال ہی کا جواب دیا جس پر اس نے مسں کیا تھا دوسرے سوالوں پر توجہ نہیں فرمائی +

دفعہ ۳ - از انجا کہ تکمیل اس نبوت کی بذریعہ انسانوں کے بہت سی ہونی تھی لہذا اس میں بطور رویش کے تشبیہات ذیل کی رکھی گئی ہیں یعنی (۱) بھونچال - یعنی ہل چل اقوام (۲) تمام دنیا - یعنی خطہ معروفہ و معلومہ دنیا (۳) مصیبت لاثانی در گذشتہ و آئندہ - یعنی ایک اشد مصیبت (۴) فرشتگان - یعنی کارکن مثبت نیک یا بد - یہہ چار تشبیہات تو مطابق محاورات مجاز اور صحیح قیاس کے ہیں - (۵) آسمان یعنی بلند از نظر نہ جوف (۶) بادل - یعنی انسانوں کا دل - دیکھو مکاشفات کا باب ۱۷ واسطے تعبیر پانیوں کے جو بادل سے آتے ہیں (۷) سورج چاند ستارے - یعنی نمودار لوگ دُنیا کے - دیکھو تعبیر خواب یوسف کی کو اس مقام پر +

شرح مقدمہ

دفعہ ۴ - نشان بربادی ہیکل یروشلم بشرح ذیل دیئے گئے ہیں یعنی (۱) یہہ کہ جھوٹے مسیح اور نبی آوینگے یعنی ایسے ہی کہ جیسے جوڈ اور ٹبٹ مار مدعوی مسیحیت پہلے آئے تھے کہ جس کا ذکر باب ۵ اعمال میں ہو - یوسیفس یہودی مورخ انکا ذکر یوں کرتا ہو کہ بیہودہ و فتح بخشی بر رومیاں دل یہودیاں کے کو انکی خالی باتیں ایسی موہ گئیں کہ جیسے کسی نے جادو یا معجزہ کر دیا ہو - وجہ اس فریب خوردگی کی یہہ تھی کہ گویا لوگوں کی

لطنت ایسے ہی ایک مسیح کے تھی جو فتاح اور بادشاہ دُنیاوی ہو اسی لئے وہ اپنی جھوٹی باتوں اور جھوٹھے وعدوں سے یہودیوں کے مسیح اور امیر الامرا بنگئے اور یہودی انکے لشکر بنے اور انجام یہہ ہوا کہ قحط اور وبا اور تیغ سے لاکھ یہودی معہ اُنکے ہلاک ہوئے اور ہیکل کا پتھر پر پتھر نہ چھوٹا اور جو یہودی جان سے بچے غلامی اور ذلت میں تتر بتر خاک بسر ملکوں میں پراگندہ ہو گئے۔ (۲) قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی قحط و وبا اور زلزلے ہونگے۔ یہہ صورت لشکر کشی باہمی رومیوں اور یہودیوں کی ہر کرنے گویا طبقہ ہلادیا تھا۔ یوسیفس محاصرہ یروشلم میں بچہ خوری مادران کا ذکر کرتا ہو یہانتک قحط نے کام کیا تھا۔ (۳) وہ تمہیں میرے نام کے سبب دُکھ دینگے اور قتل کرینگے اور تم میں سے بہت سے ٹھوکر کھاجائینگے اور ایک دوسرے کو پکڑوا دیگا۔ اس جنگ کی آمادگی میں یہودے مسیحیوں کو اپنے درمیان سے قتل و ضرب کے ساتھ نکال ڈالا تھا اگرچہ وہ انکی فتح مندی اور رومیاں میں حصہ نہ پاتے مگر بہت سے مسیحی بُزدلی سے یہودی کر شامل یہود کے ہو گئے تھے اور بھائیوں کے پکڑوانے والے بن گئے۔ تواریخ کلیسیا اس بارہ میں دیکھی جاوے۔ (۴) خدا کی بادشاہت کی خوشخبری تمام دُنیا میں دیجائیگی اور قوموں پر اُسکی گواہی ہوگی اور تب اخیر ہونیوالا ہو۔ یہہ اِس طرح پر ہوا کہ یوحنا نکالے جانے کے مسیحی دُنیا میں گھنڈ گئے اور وقت بربادی ہیکل کا آچکا تھا (۵) جب تم اُس ویران کرنے والی چیز کو کہ جسکی خبر دانیال نبی نے دی ہو پاک مقام پر قایم دیکھو (یعنی رومیوں کا ناپاک جھنڈا پاک زمین یروشلم پر) تب تم سب کچھ جہاں کا تہاں چھوڑ کر پہاڑوں پر بھاگ جاؤ۔ حاملہ اور دودھ پلانیوالیوں پر افسوس ہو اسلئے کہ جلدی سے بھاگ نہ سکینگی) اور دُعا کرو کہ تمہارا بھاگنا جاڑے اور سبت کے دن نہو (پنتیکوست کے دن تک عمل درآمد شرع موسوی ہی کا تھا لہذا اُسی کے مطابق سبت کا ذکر ہوا ہو علی ہذا القیاس بات ستی میں ذکر ہوا اور قربانیوں کا بھی آخر کار ورنہ فتوحات رسمی مبدل ہو کر اپنی صورت اصلی پر آنیوالی ہی تھی)۔ (۶) اُس مصیبت لاثانی فی الفور سے سورج و چاند تاریک ہو جائینگے اور ستارے گر جائینگے اور آسمان ٹل جائیگا۔ یعنی یہود کے سردار لوگ زوال پا جائینگے اور سایہ آسمانی اُنسے دور ہو جائیگا (۷) تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور زمین کے سارے گھرانے اُس پر چھاتی پیٹینگے اور اُسکو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمانی بادلوں پر آتے دیکھینگے۔ یعنی وہ خون پاک المسیح جو یہود نے اپنے اور اپنی اولاد پر لیا تھا اُنکو پشیمان کریگا اور وہ دیکھینگے کہ وہ آسمانی قدرت و جلال کے ساتھ بذریعہ دل انسانوں کے انتقام لے رہا ہو (۸) وہ تم کو نرسنگے کی آواز کیساتھ بذریعہ فرشتوں کے جمع کریگا۔ ایسا ہی واقع بھی ہوا کہ جب رومی فرشتے اپنے لشکروں کے نرسنگے بجاتے آئے تو یہودیوں نے اپنے شہروں سے مسیحیوں کو نکالدیا اور وہ خداوند کے لئے جماعت بنے رہے (۹) جبتک یہہ سب کچھ واقع نہو یہ طبقہ موجودہ کے لوگ گذر نہ لینگے۔ گو یقین اس وقت کے کہ سوائے خدا باپ کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا۔ چھتیس سال بعد صعود خداوندی سے یہہ کل امور واقع ہوئے اور مقدس یوحنا انجیلی اور بہت سے اُسکے ہمعصروں نے یہہ سب کچھ بچشم خود دیکھ لیا اور یوں جو نبوت ہوا تھا لفظ بہ لفظ ایسا پورا ہو گیا کہ معترض کو اگر وہ سمجھے گنجایش کبھی ہیچ اعتراض کی نہیں۔ پس پھر بھی ثانی معنی اِس نبوت کے بعد وہاں زمانہ اخیر کے بھی کچھ ہو سکتے ہیں مگر اولیٰ یہی ہیں جو عرض کئے گئے +

راقم

عبید یاہ اتھم۔ مقام امرتسر

بر جواب اسکے

کہ مطابق باب ۱۶ انجیل مرقس کے وہ معجزے کہاں ہیں جو ہمارا یاندار سے وعدہ ہوئے تھے ہمارا سوال ہو کہ کیا یہہ وعدہ بعد چھڑ کئے بے ایمان تمانے معجزہ جی اُٹھنے خداوند ہی پر نہ ہوا تھا بطور تقویت بخشی اُنکے ایمان ضعیف کو اگر یہہ سچ ہو (سارا باب پڑھکر دیکھنا چاہیے) تو وعدہ کی کشش اور مروت سے چشم پوشی کیسا انصاف ہو۔

عبید

مائی ڈیر ایڈیٹر

اِس بت پرستی کے بیان کو مہربانی فرماکر درج اخبار نور افشاں فرماکر بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں تاکہ لوگ اپنی آنکھ کھولیں اور راہ حق پر آکر ہمیشہ کی زندگی پاویں۔

سہارنپور کے ضلع میں بنام لنگو ایک تھانہ تحصیل نکر میں ہو اور وہاں پر ایک پیر اللہ بخش کی قبر ہو انکی قبر پر ایک سوّر کا بچہ نذر چڑھایا جاتا ہو اور آپ سنکر ہنسینگے کہ پیر سائیں کی اور سوّر کا بچہ نذر گذرانا جناب من بندہ کو بھی یقین نہیں آتا تھا لیکن معلوم ہوا کہ یہہ بات حقیقت میں سچ اور برحق ہو اور اِسکی تشریح وہاں کے رئیس لوگ یوں کرتے ہیں کہ پیر جی صاحب ایک مہترانی پر اپنی حین حیات میں عاشق ہو گئے تھے اور یہہ سوّر کا بچہ اُنکی معشوقہ کے واسطے نذر گذرانا جاتا ہو +

اب آپ ایک اور بات سنکر ہنسینگے۔ کہ وہاں پر ہمارے بھائی اہل اسلام اور اہل ہنود جاکر پیر جی سے ہاتھ جوڑکر مرادیں مانگتے ہیں۔ کیا پیر جو کہ مہترانی کو اپنے پاس رکھا اور گناہ میں مر گئے مراد دے سکتے ہیں۔ اگر ذراسی کسی میں دانش ہوگی۔ فوراً ایسے پیر کو رد کریگا لیکن کیا ہی غفلت کا پردہ اہل اسلام کی آنکھوں پر لٹک رہا ہو۔ علاوہ اسکے خدا پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہہ خدا پرستی ہو۔ بت پرستی پیارو دھوکا نہ کھاؤ۔ بلکہ خداوند مسیح پر ایمان لاکر حیات ابدی کو میراث میں لو کیونکہ راہ حق اور زندگی وہی ہو جو کوئی اُسپہ ایمان لاویگا حیات کو پاویگا۔ جو اس پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ

آجاؤ سنجات مفت میں لوگو کیونکہ آج مقبولیت کا وقت ہے آج سنجات کا دن ہے ؂

یعقوب مسیح ٹیچر مشن اسکول روڑکی

منقولات

(منقول از کوکب ہند ۲۔ اکتوبر ۱۸۸۹ء)

مرتب صاحب سلامت

بتاریخ ۱۹- ستمبر ہدست- جے- ای- سکاٹ صاحب بمقام متھرا ایک پنڈت نے بپتسمہ پایا-

اس بھائی کا حال یہہ ہے کہ یہہ خاص رہنے والا ضلع بلندشہر کا ہے اور قریب ۱۰ برس سے بندابن کے بڑے بڑے مندروں میں بھاگوت کی کتھا کہتا تھا اور لوگوں کے درمیان بڑی آبرو سے اپنی گذران کرتا تھا- اکثر ہم لوگوں کی منادی میں حاضر ہوتا تھا ہم نہیں جانتے کہ خدا کی پاک روح نے کیونکر اس بھائی کے دل کو پھیرا- اس عزیز نے چند روز تک لوگوں میں اپنا ارادہ ظاہر کیا پر اسکے رشتہ داروں اور دوستوں کو یہہ خیال مطلق نہ تھا کہ اتنا بڑا عقلمند علم دار آدمی سچ مچ عیسائی ہو جاویگا- ایک روز یہہ بھائی شام کو میرے پاس آیا اور کہا کہ میں بپتسمہ لینا چاہتا ہوں میں نے بڑی خوشی سے کہا کہ اچھا میں پادری صاحب سے آپکی ملاقات کراؤنگا- پھر میں صبح کو اس بھائی کو ساتھ لیکر متھرا کو گیا اور جناب پادری جے- ای- سکاٹ صاحب سے ملاقات کروائی جناب پادری صاحب نے چند عرصہ تک اس بھائی سے تعلیم و نصیحت کی باتیں کیں اور ایک انجیل پوری ہندی میں اس کو دی تب میرے ساتھ پھر بندابن واپس بھیجا تو اس بھائی نے انجیل کو خوب دیکھا اور تیار ہوا پھر ۱۹- تاریخ ۸ بجے صبح کو میرے گھر پر آیا اور کہا کہ میں صاحب کے پاس جاؤنگا میں اس بھائی کو ساتھ لے کے متھرا میں آیا- جب شہر میں پہنچے تو بھائی پرشادی لعل سے ملاقات ہوئی انہوں نے کچھ عرصہ تک اس بھائی کو سمجھایا پھر ہم بھائی چنی لعل صاحب کے گھر پر جا کر بیٹھے اور تب پھر گفتگو شروع ہوئی اور چنی لعل نے بہت سمجھایا پھر ہاں سے میں اور بھائی چنی لعل صاحب اس بھائی کو اپنے ساتھ لیکر بنگلے پر گئے اور پادری صاحب نے پنڈت جی سے کچھ باتیں کیں اور فوراً تیار ہوئے اور اپنے جنیو اور مالا نور کر صاحب کے ہاتھ میں دیدی پادری صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ اس بھائی کو بپتسمہ دیا اور اس کا نام پریم داس کہا یہہ بھائی علم سنسکرت میں فاضل ہیں اس سبب سے ہمارے پادری صاحب نے ایک انجیل سنسکرت میں انکو دیکر کہا کہ بھائی اسکو خوب پڑھو اور اور لوگوں کو سمجھاؤ پھر میں اس بھائی کو ساتھ لیکر پھر بندرابن کو لوٹ آیا اور فوراً آتے ہی وقت اپنے پاس ایک گھر کرایہ پر لیکر بھائی کو انکے گھر پر بھیجا کہ اپنا اسباب لیکر اور لوگوں سے کہدو کہ میں عیسائی ہوں خیر یہہ بھائی میرے پاس پھر آیا اور رات کو آرام سے رہا صبح کو بھائی چنی لعل متھرا سے تشریف لائے تاکہ دیکھیں کہ کوئی بدعت تو نہیں ہوئی چند عرصہ تک میرے گھر پر بیٹھے اتنے میں بھائی دھرم داس جو چرچ مشن کی طرف سے یہاں پر کام کرتے ہیں آئے اور کہا کہ بھائی لوگوں میں اب شور ہو گیا اور شاید کچھ فساد ہوگا اس پر میں اور بھائی چنی لعل اور بھائی دھرم داس اور پنڈت جی کو ساتھ لیکر بازار میں آئے اور بڑے مندر کے پاس کھڑے ہو کر ایک بھجن گایا اور بھائی چنی لعل نے منادی کی پھر پنڈت جی نے متی کی انجیل ۵ باب سے پڑھکر بیان کیا ہم پنڈت جی کی دلیری اور خوش بیانی سے خوش ہو کر خدا باپ کا شکر کرنے لگے اسطرح پنڈت جی نے تین جگہ کھڑے ہو کر وعظ کیا اور تمام شہر میں شور و غل ہو گیا اور لوگوں کی اتنی بھیڑ ہمارے پیچھے تھی کہ ہم کو گھر تک فساد کا خوف تھا پر کسی نے کان تک نہ ہلایا پنڈت جی ابھی تک میرے ساتھ ہیں اور خوف ہے کہ کسی وقت لوگ شاید حملہ کریں پر ہمارا بھروسا خداوند مسیح پر ہے وہی ہم کو ہمت دیگا ؂

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ متھرا اور بندرابن کیسی سخت جگہ ہے بت پرستی اور خود پرستی کا بڑا زور رہتا ہے یہاں کے ہندوؤں کا ایسا زور ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو رہنے کے لئے گھر نہیں دیتے ہمارے بزرگ جناب پادری ای- ڈبلیو پارکر صاحب کا قول ہے کہ متھرا بندرابن میں ہندو مذہب زندہ ہے یہاں کے ہندو اپنے دین کے بہت ہی پابند ہیں لیکن شکر خدا کا کہ خدا کا کلام دو دھاری تلوار کی مانند اپنا کام کمزوروں کے وسیلے کر رہا ہے مجھے یاد ہے کہ جب میں پنجاب سے آتا تھا ایک شہر میں مجھے سات گھنٹے ٹھکنا پڑا میں وہاں کے بھائیوں سے ملنے کو گیا وہاں کے بھائیوں نے بڑی خوشی سے میری خاطرداری کی اور کہا کہ آپ ہمارے صاحب سے بھی ملئے جب ہم گئے اور صاحب سے باتیں ہونے لگیں اور انکو معلوم ہوا کہ میں متھرا کو جاتا ہوں تو ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کہ بھائی میں افسوس کرتا ہوں کہ وے شہر ایسے ہیں کہ صرف وہاں کے لوگ بڑے بڑے پتھروں کے عالی شان مندروں میں مورتوں کی پوجا کرتے ہیں بلکہ انکے دل پتھر ہیں اور خدا کے لوگ بہت دن سے زور مار رہے ہیں پر کچھ پھل نظر نہیں آتا خیر جب متھرا میں آیا تو جناب پادری جے- ای- سکاٹ صاحب نے کہا کہ بھائی خدا کا شکر ہے کہ یہاں پر کام اچھی طرح سے چل رہا ہے اور لوگ خداوند مسیح کو قبول کرتے جاتے ہیں بیشک ایسے ہی خدا کا کام دن بدن ترقی پر ہو خدا اپنا فضل بخشے کہ یہاں کے لوگ بچ جائیں اب ناظرین سے عرض ہے کہ یہاں کے کام کے لئے بھی اپنی دعاؤں میں خدا باپ سے عرض کریں ؂

راقم

(عموس از کوکب ہند)

ہندوستان

ہندوستان کے ہندو و مسلمانوں میں باہمی اختلاف روز بروز

پڑھتا جاتا ہے اور یہہ قوم کی بدقسمتی کی ایک ایسی دلیل ہے کہ جسکی مثال شاید کسی دوسرے ملک میں مل سکے مذہبی فرقوں سے جھگڑوں کا واقعہ ہونا اور اختلاف کی بنیاد کا قایم ہونا بعض قوموں میں پایا جاتا ہے لیکن مذہبی عقائد سے بہت کم ایسے اختلاف کا کسی قوم میں پتہ چلیگا جو کسی ملک میں موجود ہے۔ ہمیں تو صبر آجاتا اگر یہہ دیکھتے کہ کارپرداز قوم میں کسی اصول حکم کی بابت مخالفت ہوتی لیکن غضب تو یہہ ہے کہ رسم و رواج کی چھوٹی چھوٹی باتیں ان دونوں فرقوں میں وہ معرکہ آرایاں پیدا کرتی ہیں کہ العظمتہ للّٰہ اسپر بعض دیسی اخبارات کی جنبہ داری کی تحریریں افسردہ اور خاموش آتش مخالفت کو بھڑکانے میں ذرا دریغ نہیں کرتیں اور یہہ باد ہوائی تحریریں جنوب سے شمال اور مشرق سے مغرب تک خیالات کو ایسا جوش میں لاتی ہیں کہ بعض مقامات کے امن و امان طبایع کو بھی ایسی حرکت میں لاتی ہیں کہ جس کا کچھہ ٹھکانا نہیں ہم اپنے ایسے ہم عصروں کو اپنا لایق مخاطب سمجھکر اتنا کہدینا مناسب سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ایسے بکھیڑوں میں پڑنا کچھہ دلچسپی سمجھتے ہیں تو وہ اپنی موجودہ روش کو بدل ڈالیں کیونکہ اخبار اگر مصلح کل نہوں تو پبلک انکو ہرگز موقر اور معزز نہیں سمجھتی جو اخبار کی مسلمہ غرض کے بالکل برخلاف ہے ✢ دوست ہند میرٹھہ

کارسپانڈنس

امرتسر

نیاز علی مالک مہتمم امرتسر گزٹ کو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی میں (جس میں مولوی غلام نبی صاحب مستغیث تھے) اجلاس لالہ کنہیا لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے ۹ ماہ قید و ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ بعدم ادائے جرمانہ تین ماہ اور یہہ وہی نیاز علی ہے۔ جس کو دو تین ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ لائبل کیس میں (جس میں مولوی صاحب ہی مستغیث تھے) مبلغ دو سو ۲۰۰ جرمانہ ہوا تھا۔ اور پھر اپیل کرنے پر ایک سو معاف بھی ہوگیا تھا۔ حضرت پر ایک اور لائبل کیس میاں غلام رسول صوفی جلدساز۔ والد بزرگوار بابو نذیر احمد بے۔ اے ہیڈ ماسٹر نارمل سکول راولپنڈی کی طرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں دایر ہے۔ (نتیجے سے اطلاع دیجائیگی) سنا ہے کہ اور لوگ بھی نالش کرنے والے ہیں ✢

راقم

نامہ نگار

مختلف واقعات

> ہم نے اس خبر کو بڑے رنج اور افسوس کے ساتھہ سنا کہ کپتان عمائد ایل کیو مون خان صاحب جو ریاست الور میں ایک پشتینی وفادار اور معتبر افسر ملازم راج تھے ساتویں ماہ حال کو بعارضہ سرطان رگرائے ملک بقا ہوئے یہہ ایک دیندار مسیحی شخص تھے اور اپنی خوش اخلاقی ملنساری کے باعث ریاست کے تمام اعلیٰ و ادنا اشخاص کے نزدیک معزز اور ہر دل عزیز تھے اگر کپتان صاحب مرحوم کے دوستوں میں سے کوئی انکی سوانح عمری لکھے تو عموماً جملہ مسیحی ملازمان ریاستہا اور خصوصاً اہل الور کے لئے دلچسپ اور مفید ہوگی بیقین ہے کہ انکے فرزند لیق کپتان خندل صاحب جو لڑکپن ہی سے اپنے والد نیک خصال کے قدم بقدم ہیں انکا لایق جانشین اپنے کو کر دکھائینگے۔ ہم مرحوم موصوف کے پس ماندگان کے ساتھہ اپنی مسیحی ہمدردی ظاہر کرتے اور اس شعر کی طرف رجوع کراتے ہیں ✢
>
> مبارک ہیں وہ مُردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
>
> وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں

اتفاقاً بڑے ڈاکو پکڑے گئے تانتیا بھیل کو سب جانتے ہیں کہ وسط ہند میں کیسا خطرناک ڈاکو تھا پندرہ برس تک کی جوٹ ڈاکہ زنی کرنے کے بعد اب اتفاقاً پکڑا گیا ہے۔ اسیطرح اضلاع کانپور فرخ آباد اور اٹاوہ میں بھی ایک مشہور ڈاکو داراب شاہ کے نام سے تھا جسکو لوگ کانپور کا تانتیا سمجھے تھے اور وہ ایک مدت سے ڈاکہ زنی کرتا تھا مگر اب گرفتار ہوگیا بنگال کا تانتیا کشنو چودھری ہے جو آجکل اتفاق حسنہ سے پکڑا گیا ہے یہہ شخص پہلے بھی ایک مرتبہ گرفتار ہو کر حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا بجرم ڈکیتی پاچکا ہے لیکن جبکہ شیر علی خاں نے کالے پانی میں لارڈ میو کو مارا تھا اسوقت اس نے اسکے گرفتار کرنے میں بڑی بہادری دکھلائی لہذا دس سال کی قید بھگت کر وہاں سے رہا کیا گیا تھا اس کا بیان ہے کہ میں نے اپنے سو کے قریب ڈاکے مارے ہیں اب آپ پھر کالے پانی تشریف لیجاتے ہیں خوشی کی بات ہے کہ اتنے مشہور ڈاکو اتفاق حسنہ سے ایک ہی زمانہ میں گرفتار ہوگئے ہیں۔ پنجاب

ہندوستان کے ہندو مسلمانوں تمہاری کرتوت تو یہہ ہے کہ نااتفاقی کا شکار ہوکر ایک دوسرے کے گلے پر چھری پھیر رہے ہو اور دیکھو لنڈن کے مزدوروں کا کیسا اتفاق ہے کہ جو کچھہ انکا گروگھنٹال کہتا ہے فوراً اسکی تعمیل اسی عمدگی سے کرتے ہیں کہ کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی جہاں وہ طلب کرتا ہے فوراً پچاس پچاس ہزار آدمی وہاں ہی چلے جاتے ہیں مزدوروں نے یہہ وہ اتفاق کیا ہے جو یہاں کے بادشاہوں سے بھی نہیں ہوسکتا اے ہندوستان کے والیان ملک تم سے تو انگلستان کے مزدور اچھے ہیں۔ خیر خواہ کشمیر

بیکانیر صورت گڈھہ تحصیل منوہان گڈھہ میں ایک تہوری اور باوریہ کی لڑائی ہوئی تہوری نے باوریہ کو لٹھہ مارا جس سے وہ مر گیا تحقیقات درپیش ہے قتل عمد کے چند بھیل گرفتار ہیں۔ کالو سنگہ بردھان ٹھاکر میرسنگ صاحب ممبر پنچنسی کونسل سجان گڈہ میں مارا گیا۔ اس دفعہ واردات قتل بہت ہوئیں۔ جس عورت نے اپنے دونوں بچے چاہ میں گراکے جان سے مار ڈالے تھے وہ پنچنسی کونسل کے اجلاس کامل سے بری ہوگئی۔ منہ

ریاست تیرہ میں اب تک رسم ستی جاری تھی پولیٹکل ایجنٹ کو جب یہہ بات معلوم ہوئی تو مہاراجہ صاحب کو فہمایش کی

اور مئی گذشتہ میں وہاں حکم جاری کیا گیا کہ کوئی عورت ستی نہ ہونے پاوے۔ دوست ہند

جہلم میں ایک ملا صاحب نے کسی مسجد سے دو قرآن چرا کر کسی کتب فروش کے پاس فروخت کرائے ثبوت جرم پر ملا صاحب ایک سال کے لئے قید کئے گئے اور بیچارہ کتب فروش بھی ڈھائی مہینے کے لئے ٹھوک گیا۔ منہ

لاہور کی پولیس نے ایک کشتی کو جس میں عورتیں بھری ہوئی تھیں اور انکو سندھ میں فروخت کرنے کے لئے جا رہے تھے گرفتار کیا مجرموں نے ریلوے اسٹیشنوں پر گرفتار ہونے کے خوف سے اب عورتوں کو دریا سے لیجانا شروع کیا ہے۔ فرانس میں ایک شخص کی داڑھی دس فٹ لمبی بیان کی گئی ہے۔ داڑھی کا ہیکو ایک معصبت ہوئی گٹھڑی کی صورت میں باندھ کر وہ پیٹ کے آگے دھری رہتی ہوگی۔ منہ

لندن میں مسجد۔ لندن میں یہہ پہلی اسلامی عبادت گاہ تعمیر ہوئی ہے۔ یہہ مسجد اورینٹل انسٹیٹیوٹ کے پہلو میں واقع ہوا ہے۔ صاحب اخبار الاخبار لکھتے ہیں کہ لندن میں وہ مسلمان کہاں ہونگے جو اسکی اصلی رونق کا باعث ہونگے ؟ نور افشاں فی الحال ڈنگ کے مسلمانوں اور ہندوستان کے اور شہروں کے قبر پرستوں کو بھیجے تاکہ خس کم ہندوستان پاک ہو۔

پونا میں مس سمال صاحبہ نے مسلمان لڑکیوں کے لئے ایک زنانہ اسکول کھولا ہے۔ لارڈ لے گورنر بمبئی نے رسم افتتاح ادا کی ظاہر کہ اس تجویز میں مسلمان بھی شریک ہیں۔ خدا سمال صاحبہ کے نیک ارادوں میں جو محض مسلمانوں کو فایدہ پہنچانے کے ہیں برکت دے اور مسلمانوں کو غیرت دلائے کہ وہ تعلیم کی طرف توجہ کریں اور اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی عمریں برباد نکریں۔

خبریں

گورنمنٹ بنگال کی سفارش سے شاہ اودھ کے بیٹے بیٹے کا وظیفہ سے ۴ ہزار ماہوار ہو گیا۔ کانپور میں بندروں کی زیادتی سے لوگ سخت حیران ہیں۔ زندہ بندر پکڑنیوالے کو ایک روپیہ فی بندر انعام ملیگا۔ بیکانیر میں ایک برہمن نے اپنی ضعیف والدہ کو جان سے مار ڈالا۔ مہاراج ریواں کی تجویز ہے کہ ہندوستان کو طبی مدد دینے کے لئے کچھ ہوشیار لیڈی ڈاکٹر روانہ کیجائیں۔ منہ کانپور اخبار نور الانوار پر بہ جرم فحش الفاظ چھاپنے کے ۵۰ روپیہ عدالت جائنٹ مجسٹریٹ سے جرمانہ ہوا۔ اسی جرم میں اخبار نیر اعظم مراداباد بھی ماخوذ ہے۔ عالم تصویر بمبئی میں شاہزادہ البرٹ خدا اول کی عمارت کا بنیادی پتھر نصب فرمائینگے۔ منہ رہتک کے مفسدوں میں سے ۵۳ شخصوں کو سہ سری تحقیقات کر کے سزا دی گئی۔ منہ مکتی فوج کی آمدنی اٹھہ لاکھ پونڈ ہے۔ منہ

بپتسمہ کی خبریں

بنوں ۵ اکتوبر بدست پادری جیمس جرڈون ایک خاندان کو بپتسمہ ملا۔ سیمرا ۲۲ ستمبر انہیں صاحب نے ایک اور خاندان کو بپتسمہ دیا۔ بارہ بنکی بدست پادری پائل صاحب ایک عورت قوم کاہنہ کو بپتسمہ ملا۔ راجپور ریرہ دون ۲۴ ستمبر بدست پادری جے بلوٹ صاحب ایک ہندو بیراگی اور ایک محمدی کو معہ انکے دو لڑکوں کے بپتسمہ ملا۔ اور تاریخ ۲۸ کو ایک محمدی مرد اور ایک ہندو عورت کو بپتسمہ ہوا۔ برگنہ انولا ۴ اکتوبر بدست پادری نندرام سیلاس ۱۶ آدمیوں کو اور بدست پادری ٹوری وٹ صاحب ۳ آدمیوں کو بپتسمہ ہوا۔

سرکاری خبریں

برائے مطلع

اُمیدواران عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کا امتحان مقابلہ اور صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر اسسٹنٹ کمشنرز و مجسٹریٹ ہائے چھاؤنی و افسران نہر کا امتحان سررشتہ لارنس ہال میں بمقام لاہور ۱۴ اکتوبر سے ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء تک (بمعہ ہر دو روز شامل میں) ہوگا۔

تار کی خبریں

بمبئی ۹ اکتوبر۔ طبابت کے دوسرے امتحان میں امیدواران پاس شدہ کی فہرست ایک لیڈی کے نام سے شروع ہوتی ہے یہ بانجم میرپی ایک ہے جنہے اول جماعت میں کامیابی حاصل کی ہے +

برلن ۸ اکتوبر۔ شہنشاہ ولیم برٹش جرنیل کی خاطر و تواضع کیواسطے جو وہاں آنیوالے ہیں گئے ہیں۔ یہہ دونوں ملکوں کے ارتباط میں دلی تپاک کی اور ایک علامت ہے +

شملہ ۸ اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی وائیسرائے اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کے دورہ کی تاریخیں قطعی طور پر ترمیم ہو کر شائع ہوئی ہیں۔ حضور موخر الذکر حضور وائیسرائے کی ٹرین کے ساتھ ۲۴ اکتوبر کو لاہور میں شامل ہونگے +

لنڈن ۹ اکتوبر۔ سر ڈرمنڈ وولف انگلستان سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے۔ وہاں سے طہران جائیں گے +

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ جدید ریلوے ایکٹ کی رو سے ہند کے لئے ریلوے کمشنر مستقل طور پر مقرر کرنیکے مسئلہ پر غالباً اسوقت مکرر غور کیا جائیگا جب مسودہ کلکتہ میں سیلکٹ کمیٹی کے روبرو پیش ہوگا +

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ نے ہندوستانی سول سروس کے امیدواروں کی عمر بڑھانے کا خیال ظاہر فرمایا ہے اب عمر پچیس سال تک ہوگی۔ جس میں سویلین آئندہ ہند کو آسکیں گے +

لنڈن ۹ اکتوبر۔ گیس کی روشنی پر کام کرنیوالوں نے سازش کر کے کام چھوڑ دیا ہے اور اگر گیس کمپنی کو انکے بحال کرنے میں کامیابی نہ ہوئی تو جمعہ کی رات کو شہر میں تاریکی ہوگی

رفیق نسوان

۳۰ستمبر سنہ الیہ صفحہ ۶ میں ایک غزل شایع ہوئی ہو جسکو مصنف نے ۱۸۷۶ء میں تصنیف کرکے مسیحی شعراء نامدار کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ غزل مذکورہ کو تضمین کریں یعنے اُسکے ہر شعر پر تین مصرعے بطور گرہ لگاکر خمسہ بنا دیں چنانچہ فرحت و گل مرحومین اور کئی اور مسیحی شاعروں نے گرہ لگاکر انہیں نور افشاں اور کوکب ہند میں شایع کرایا تھا اور وے سب بجز خمسہ فرحت صاحب مرحوم کے مصنف کے پاس موجود ہیں اب پھر اُس غزل کو باین خیال کہ گذشتہ دس بارہ سال میں مسیحی اُردو شاعری کو کسیقدر ترقی حاصل ہوئی ہو باسیدہ اس کے ہر ایک شعر پر تین مصرعہ گرہ لگانے کے شایع کرتے ہیں زمین تو سہل ہو اگر شعراء مسیحی اپنے تضمین کردہ خمسہ جات کو لکھکر برائے اشاعت مصنف کے پاس بھیجدیں گے تو نور افشاں میں درج کئے جائیں گے اور پھر اُسکے بعد مصنف سب اگلے پچھلے خمسوں کو ایک رسالہ کی صورت میں مشتہر و شایع کرنا چاہتا ہو اُمید کہ شعرائے مسیحی طبع آزمائی فرمائیں گے +

وہ یہ ہی

دوائے خون عیسیٰ حق نے کی ہم کو عطا کیسی
تپ عصیاں سے حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

نہ مٹے ذاتِ مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہوگئی شانِ خدا کیسی

در عیسیٰ پہ ہو جا خاک یہہ اکسیرِ اعظم ہو
ہوس ڈھونڈھتا پھرتا عبث ہو کیمیا کیسی

میرا نخل تمنا بے ثمر تھا باغ عالم میں
سموم یاس نے دن رات کی مجھپر جفا کیسی

نسیم لطف سے تیرے گل مقصد کھلا اپنا
تجھی سے بارور ہر شاخ نخل مدعا کیسی

محبت میں تیری ہم مرمٹیں بس زندگی یہہ ہو
کسے کہتے ہیں جینا موت کیا ہو اور قضا کیسی

سفیر اب کیوں ہو سوجاں سے قربان ایسے منجی پر
کہ جسنے تیری خاطر کی ہو اپنی جان فدا کیسی

غزل

بابو منور خان- ازمقام شاہ گڈہ

مسیحا خود ہو کفارہ شفاعت ہو تو ایسی ہو
گنہگاروں پہ حق کی خاص رحمت ہو تو ایسی ہو

صلیبی موت کا مژدہ سناکر خادم عیسیٰ
ہوئے مقتول سب کے شہادت ہو تو ایسی ہو

نہ تھا سامان عشرت کچھ جہاں میں شاہ عالم کو
بجانجبار پیشہ ہاں قناعت ہو تو ایسی ہو

غلامی میں تھے اور ابلیس کے قیدی بنی آدم
بچایا اپنی جاں دیکر حمایت ہو تو ایسی ہو

پہاڑی وعظ کو پڑھ لو کتاب پاک میں جو ہو
دلوں کو پاک کرتا ہو ہدایت ہو تو ایسی ہو

پکڑ کر لے گئے ظالم اُسے جب پاس حاکم کے
بہت دشنام بھی کھائی تھیں ہمت ہو تو ایسی ہو

منور ہو رہا ہو سب جہاں اُسکی محبت سے
وہی ہو نور دُنیا کا صداقت ہو تو ایسی ہو

غزل

بذکر مناقب خداوند ورہانندۂ ما
عیسیٰ مسیح واقرار گناہان بدرگاہ او

ای آمدہ در کسوتِ انفضل وکرم را
دیخون تو سرچشمۂ جودیت اُمم را

فرقانِ الٰہی بتو ناطق کہ الٰہی
دیگر چہ ضرور است براہین وحکم را

حاکہ تو مستجمع اوصاف کمالی
انداختہ در کنہ تو ادراک علم را

تو مجمع امکان و وجوبی بحقیقت
این رتبہ مسلم نشود اگر عَلم را

مشہور جلالت بہ رسولان اولو العزم
چون حکم سلاطین کہ رسد فوج حشم را

موتِ تو حیاتِ ابدی بہ بشر آنک
آمد مرگ کشتی ز فوج زبہ ستم را

اوصافِ الٰہی چو ترا یافتہ توفیق
سرمایۂ اشکال کجا جندر اصم را

زان عطف عنانت کہ بقا بخیالِ داد
خصمت بہ پسندیدہ بجز ملک عدم را

دستِ کرمت از مرمین عنایت
دادہ است شفا اکمہ و اعمیٰ و اصم را

توفیق دہم تا بہ کرے تو بپویم
ای خاکِ درت داد شرف باغ ارم را

ازبسکہ معاصی ہمہ ساختہ ترسم
کالائے شرم آلودہ کند دامن یم را

تاریک تر از روی گناہست ضمیرم
زیں شرم گرفتہ است سرم گوشۂ قدم را

از دولتِ قربت کہ بخشی بدو جہان تیغ
کن بندۂ آوارہ غنی فضل وکرم را

(مولوی) عبداللہ بن حبیب القریشی

نوٹس

چونکہ بٹالہ سے نارووال آتے ہوئے میرا منی بیگ رستہ میں کھو گیا جس میں میرے نام ضروری کاغذات متعلق پرسیں و مشنرا نجیل و سوسائٹی تھے- نیز پرائیوٹ خطوط بھی- میں اطلاع دیتا ہوں- کہ میں اُنکے اسطرح ظاہر ہونے سے کسی کے نفع ونقصان کا ذمہ وار نہیں ہوں اور نہ میں بعض اپنے ضروری فرائض کو اُن کاغذات بغیر پورے طور پر ادا کرسکونگا- جب تک پھر مجھے ویسی تحریرات آہستہ آہستہ مہیا ہو کر وصول نہ ہوں +

راقم- رحمت مسیح واعظ نارووال ۷/ اکتوبر

غزل

از تصنیفات جناب بابو برکت لال صاحب خلف بابو رلیا رام صاحب چیف کورٹ پلیڈر امرتسر بطرح مند جہ نور افشاں مطبوعہ ۱۹ اگی

(اپنا نہ ملا کوئی مسیحا سے زیادہ)

ہو آرزوئے دید تمنا سے زیادہ
ہم رکھتے ہیں اُلفت تیری دنیا سے زیادہ

جس دل میں نہ اُلفت ہو مسیحا برحق کی
تیرہ اُسے دیکھا شب یلدا سے زیادہ

ہر شخص کو پھنسا قید معاصی میں دیکھا
دیکھا نہ مبرا کوئی عیسیٰ سے زیادہ

بیگانہ ہی پایا جسے جانا کہ ہو اپنا
اپنا نہ ملا کوئی مسیحا سے زیادہ

دنیا کا کوئی نقش نہ دکھ دیکھ بھایا | بھایا نہ کوئی نقش صلیبا سے زیادہ
اُو چرخ نشیں چرخ کی گردش سے نکالو | گردش ہو مجھے گنبد مینا سے زیادہ
مصلوب ہو خود پاک گنہوں کے پنے | ہو لطف تیرا ہم پہ بیہ دنیا سے زیادہ
اُو ابن خدا ابن خدا ابن خدا تم | جس دل میں سماؤ ہو کلیسا سے زیادہ
ہر مذہب و ملت کو ٹٹولا تجسس | پر پایا نہ کوئی بھی مسیحا سے زیادہ

ایم - ایل - تلمیذ حضرت خستہ از امرتسر

اشتہار ۱۷ اکتوبر تک

زنانہ مدرسہ کوئیٹہ کے لئے

ایک معلمہ کی ضرورت

مدرسہ زنانہ کوئیٹہ کے لئے ایک ایسی معلمہ کی ضرورت ہے جو اردو - دیوناگری اور گورمکھی جانتی ہو - اور جو پہلے کسی مدرسہ میں معلمہ رہ چکی ہو - اور سینے کا کام بھی جانتی ہو شرائط حسب ذیل ہیں (۱) تنخواہ للعہ سے صہ روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت دی جائیگی (۲) کرایہ ریل وغیرہ کوئیٹہ تک دیا جاویگا - (۳) اگر معلمہ عیسائی مذہب کی ہو تو اسکو مدرسہ میں جس میں عموماً ہندو و مسلمان لڑکیاں ہونگی مذہبی تعلیم نہ دینی ہوگی - (۴) مکان رہائش بغیر کرایہ کے ملیگا (۵) معلمہ پہلے تین ماہ تک امتحاناً ہوگی - درخواستیں معہ اسناد اگر ہوں یا بتصدیق کسی مدرس یا مشنری صاحب کے بنام

بابو جیل رائے

سکرٹری کوئیٹہ گرل سکول

کوئیٹہ بلوچستان

درخواستیں ایک ماہ کے اندر آنی چاہئیں

رویداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس جناب شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی - ای پریزیڈنٹ جناب بابو رائے بروہ صاحب کنتھہ وایس پریزیڈنٹ - سردار بچھمی سہا ئیصاحب - نواب علی محمد خان صاحب - لالہ رام پرتاب صاحب - سید سردار علی صاحب - ماسٹر مول راج صاحب لالہ سالگ رام صاحب - لالہ منسا رام صاحب - لالہ گوپال صاحب - منشی رحیم بخش صاحب - منشی وجیہ الدین صاحب مولوی محمد حسن صاحب - چودھری علی بخش صاحب - ممبران واقعہ ۴ جون ۱۸۸۹ء **نمبر ۱** از رزولیوشن **نمبر ۱۳** مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۸۹ء ظہری درخواست گوکل چند طالب علم جماعت فسٹ آرٹس کالج لاہور بعد درخواست ملنے وظیفہ بجائے ہے - عہ معہ درخواست عبد الرحیم طالب علم مذکور معہ قواعد کمیٹی و نیز درخواست منور الدین طالب علم جماعت مذکورہ واسطے عطائے وظیفہ **تجویز** ہوئی کہ سہ وظیفہ عبد الرحیم و سے مروظیفہ گوکل چند منظور کیا جاوے اور اُن سے اقرار نامہ حسب رزولیوشن کمیٹی لیا جاوے اور وظیفہ تاریخ داخلہ کالج سے دیا جاوے اور حالات نسبت استطاعت منور الدین دریافت کئے جاویں **نمبر ۲** روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۸ مئی ۸۹ء مشعر اسکے کہ خلاف احکام گورنمنٹ دیسی مکتب مدرسہ محلہ بندیان میں ملا دیا - نیز مدرس مدرسہ میں تعلیم قرآن شریف کی دیتا ہو اُس سے جواب لیکر بھیجدیویں - سب کمیٹی تعلیم بعد دریافت رپورٹ کرے **نمبر ۳** رپورٹ تحصیلدار محال باستدعا امور ذیل ۱ - مول چند محرر کی صرف ترقی ہو کر اُسکی تنخواہ سہ سے بڑھا کر سے ماہوار کیجاوے - **تجویز** ہوئی کہ سردار علی کو مدد محرر مقرر کیا جاوے اور جبکہ وہ مدد محرری کا کام کرے بحساب للعہ روپیہ ماہوار تنخواہ پاوے اور وہ مدوار کل کام کا میونسپل تحصیلدار کو مناسب طور سے محرران میں کام تقسیم کرے مول چند کی نسبت درخواست ترقی نامنظور کیجاوے - ۲ - سردار علی ناکہ دار کو عہ ماہوار ترقی دیکر یعنے اُس کی تنخواہ سے سے بڑھا کر عہ ماہوار کیجاوے اُسے چنگی میں بوجہ کثرت کار مول چند امداد کے لئے تبدیل کیا جاوے اور اُسکی جگہ ایک چپراسی خواندہ جدید مقرر کیا جاوے معہ رائے صاحب وایس پریزیڈنٹ و سید سردار علی صاحب ممبر بدیں مضمون کہ صرف سردار علی ناکہ دار کو عہ ماہوار ترقی دیکر چنگی خانہ میں تبدیل کیا جاوے و بدیں تفاوت کہ صاحب متاخر الذکر فرماتے ہیں کہ یہ انتظام صرف اتنے وقت تک رہے جبکہ دفتر چونگی میں واپسی کے کام کے بجانے سے کثرت کام ہے **نمبر ۴** رپورٹ میونسپل اورسیر مشعر اسکے کہ سعر پرسنگھ ٹھیکہ دار کنکر خلاف حکم رزولیوشن **نمبر ۹** مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۸۹ء میں آکر اور ضمانت دینے منظور نہیں کرتا اقرار نامہ دینے پر رضامند ہو و حکم جناب صاحب پریزیڈنٹ فیصلہ جنرل کمیٹی سے ہونا چاہئے کیونکہ حکم سابقہ بھی کمیٹی کا ہے - **تجویز** ہوئی کہ صرف اقرار نامہ لیا جاوے ضمانت لینی کی ضرورت نہیں ہے **نمبر ۵** تخمینہ ہائے مندرجہ ذیل جو بغرض منظوری کمیٹی میں پیش ہوئی ۱ تخمینہ مرمت سڑک کنکر مرگنج بہ تعداد ؎ ۲ تخمینہ مرمت سڑک کنکر بازار تا لاب والہ بہ تعداد ؎ ۳ تخمینہ مرمت سڑک کنکر جانب دروازہ ہائے کٹرہ نوہریاں یعنے بازار بھولا ہی و مصران بہ تعداد ؎ ۴ تخمینہ پوراکوٹ سڑک شہزادہ محمد صفدر جنگ صاحب ؎ ۵ مرمت فرش محلہ کوتجاپان بہ تعداد ؎ **تجویز** ہوئی کہ یہ جملہ تخمینہ ہائے منظور کئے جاویں - ۶ تخمینہ مرمت نالی محلہ ٹھٹھاپران ؎ ۷ تخمینہ مرمت فرش کمرہ کلان اسپتال و ایزادی بارگ بمکانات شفاخانہ لودیانہ بہ تعداد ؎ **تجویز** ہوئی کہ چونکہ اسوقت گنجایش نہیں بجٹ کے وقت بہ کا غذات پیش ہوں +

باقی آئندہ

لودیانہ

تعداد پیدایش ۸۰ تعداد فوت ۲۹ ہفتہ گذشتہ سے پیدایش میں ۱۰ کم اموات میں ۱۱ زیادہ +